بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کی شادی نہ کی ہو، تو قربانی کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا نام مرتضی عباسی ہے، میرے الحمد للہ 3 بیٹے ہیں، 2 برسرِ روزگار ہیں، اور ابھی ان کی شادیاں نہیں کی ہیں، جبکہ چھوٹا 10 سال کا ہے، اور میں بھی نوکری کرتا ہوں، میں نے کبھی قربانی نہیں کی، لیکن اس دفعہ، ان شاء اللہ عزوجل، اپنا بکرا لے کر قربانی کا ارادہ ہے، کیا میری قربانی ہو جائے گی۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگرچہ آپ نے ابھی بچوں کی شادی نہیں کی، اس کے باوجود اگر آپ قربانی کریں گے، تو قربانی ہو جائے گی، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر آپ قربانی کے دنوں میں صاحب نصاب ہیں، تو آپ پر قربانی واجب ہے، اور نہ کرنے کی صورت میں گنہگار ہوں گے، اگر قربانی نہ کی، اور قربانی کے دن چلے گئے، تو توبہ کے ساتھ ساتھ، ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا آپ پر لازم ہوگا، اسی طرح پچھلے سالوں میں سے جس سال قربانی کے دنوں میں آپ صاحب نصاب تھے، اور آپ نے اس سال قربانی نہیں کی، تو اس کا بھی یہی حکم ہے، کہ اس سے توبہ بھی لازم ہے، اور جتنے سالوں کی قربانیاں نہیں کیں، ہر سال کی طرف سے ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا، آپ پر لازم ہے۔ اور اگر آپ قربانی کے دنوں میں صاحب نصاب نہیں، اس کے باوجود قربانی کی نیت سے قربانی کے لیے بکرا خرید لیا ہے، تو اس صورت میں بھی آپ پر اسی بکرے کو قربان کرنا لازم و واجب ہے۔

قربانی کے معاملے میں صاحب نصاب کون؟

جس شخص کی ملکیت میں قربانی کے دنوں میں حاجت اصلیہ (یعنی وہ چیزیں جن کی انسان کو حاجت رہتی ہے، جیسے رہائش گاہ، خانہ داری کے وہ سامان جن کی حاجت ہو، سواری اور پہننے کے کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی) سے، اور اگر ذمے پر قرض ہو، تو اس سے زائد، دوسو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) ہوں، یا سونا، چاندی، ہر ایک، اپنی ذات میں نصاب سے کم ہو، لیکن جتنی مقدار میں ہیں، اُن کی مجموعی قیمت، ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچتی ہو، یا ایسا کوئی سامان، یا جائیداد وغیرہ ہو، کہ تنہا اس کی، یا اس کے ساتھ دوسرے مال (رقم یا زیور وغیرہ) کو ملانے سے، اس کی قیمت (فی زمانہ) ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، تو ایسا شخص، نصاب کا مالک ہوتا ہے، اور اُس پر قربانی واجب ہوتی ہے۔

قربانی کے وجوب کے نصاب کے متعلق بدائع الصنائع ہے "فلا بد من اعتبار الغنى وهو أن يكون في ملكه مائتا درهم أو عشرون دينارا أو شيء تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه وما يتأثث به وكسوته وخادمه وفرسه وسلاحه وما لا يستغنى عنه" ترجمہ:

(قربانی میں) مالداری کا اعتبار ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ملکیت میں دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) ہوں یا رہائش، خانہ داری کے سامان، کپڑے، خادم، گھوڑا، ہتھیار اور وہ اشیاء جن کے بغیر گزارہ نہ ہو، ان کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو، جو اس (دو سو درہم یا بیس دینار) کی قیمت کو پہنچتی ہو۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ196، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "جو شخص دو سو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دو سو درہم ہو، وہ غنی ہے اوس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے، ان کے سوا جو چیزیں ہوں، وہ حاجت سے زائد ہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ333، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صاحب نصاب شخص نے قربانی نہ کی تو اس کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے "وان كان لم يوجب على نفسه ولا اشترى وهو موسر حتى مضت أيام النحر تصدق بقيمة شاة تجوز في الأضحية" ترجمہ: اگر قربانی اپنے اوپر خود واجب نہیں کی تھی اور نہ ہی قربانی کے لیے جانور خریدا تھا اور وہ صاحب نصاب بھی تھا (اور اس نے قربانی نہیں کی) یہاں تک کہ ایام نحر گزر گئے تو اب ایک ایسی بکری کی قیمت صدقہ کرے گا جس کی قربانی جائز ہوتی ہو۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ203، مطبوعہ: کوئٹہ)

جو شخص صاحب نصاب نہ ہو، وہ قربانی کی نیت سے جانور خریدے تو اُس پر خاص اُس جانور کی قربانی واجب ہو جاتی ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے "واما الذي يجب على الفقير دون الغني فالمشتري للاضحية اذا كان المشتري فقيرا، بان اشترى فقير شاة ينوي ان يضحي بها" ترجمہ (قربانی کے وجوب کی کئی صورتیں ہیں) بہر حال (اُن میں سے) وہ صورت کہ فقیر پر واجب ہو نہ کہ غنی پر، تو وہ قربانی کے لئے جانور خریدنا ہے جبکہ خریدنے والا فقیر ہو، یعنی شرعی فقیر قربانی کی نیت سے بکری خریدے (تو اُس پر خاص اُسی جانور کی قربانی واجب ہو جائے گی)۔ (فتاوی عالمگیری، جلد5، صفحہ291، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "فقیر اگر بہ نیت قربانی خریدے اس پر خاص اُس جانور کی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد20، صفحہ 451، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو الفیضان مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5049

تاریخ اجراء: 04 ذو الحجۃ الحرام 1447ھ/21 مئی 2026ء